بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت
من الظلمٰت الی

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد
ایڈیٹر : عبد الرشید یحییٰ

(جماعتِ احمدیہ امریکہ کا ترجمان)

النور

وفا ۱۳۶۶ ہش / جولائی ۱۹۸۷ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے انتالیسویں (۳۹) کنونشن کا ایتھنز (اوہایو) یونیورسٹی میں کامیاب اور بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام

کنونشن میں دو ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے انتالیسویں کنونشن کا کامیاب اور بابرکت انعقاد ہوا جس میں دو ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کھانے پینے اور رہائش کا اعلیٰ انتظام یونیورسٹی کیمپس کے وسیع و عریض ہوسٹل میں کیا گیا تھا۔ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ جون تین دن پاکیزہ اور مکمل اسلامی ماحول میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ انتظامات اور تقاریر کے معیار کے لحاظ سے جلسہ مثالی تھا۔ انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے منتظمین جماعت نے کئی ہفتوں سے دن رات مسلسل جدوجہد کی تھی۔ عمدہ تقاریر سننے میں آئیں۔ تین افراد امریکن احمدیوں نے بھی محبت الٰہی، نظام خلافت اور نظام جماعت کی اہمیت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ لجنہ اماء اللہ کا اپنا پروگرام بھی ہوا۔ بعض اوقات میں جلسہ گاہ مردانہ سے تمام کارروائی CLOSE CRT. T V پر زنانہ جلسہ گاہ میں ریلے ہوتی رہی۔ اسی طرح تمام کارروائی وڈیو پر ریکارڈ کی گئی۔ جلسہ میں پڑھی گئی تمام نظموں کا انگریزی ترجمہ ہمارے لوکل امریکن بھائیوں نے بہت اچھے انداز میں پیش کیا۔ جلسہ گاہ بڑے عمدہ طریق سے مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔ حاضرین میں خاص جوش دیکھنے میں آیا۔ فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعروں سے بار بار گونجتی رہی۔ کئی غیر احمدی احباب نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی اور اچھا اثر لے کر گئے۔ نئے احمدی افراد بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی کے بعد روزانہ درس قرآن و حدیث میں داعی الی اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ کے موضوعات پر عمدہ پیرائے میں احباب کو تلقین کی جاتی رہی۔ داعی الی اللہ کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

کنونشن کے موقع پر کتب کی نمائش کے ساتھ ساتھ کتب برائے فروخت بھی رکھی گئی تھیں۔ دو ہزار ڈالر سے زائد کی کتب فروخت کی گئیں۔ جلسہ کے ایام میں ایک شام مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں احباب نے مختلف سائنسی اور حالات حاضرہ کے موضوعات پر سوال کئے۔ جن کے تشفی بخش جواب دیئے گئے۔ ۲۶ جون کی شام کو مختلف کے ادائی بعد نیشنل سیکرٹریان تبلیغ، مال، تربیت کے اپنے سیکرٹریان کے ساتھ اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں اپنے شعبہ جات کو مزید فعال بنانے کے لئے مختلف امور پر غور و فکر کیا گیا۔

محترم محمد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی کنونشن کے موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کی نیشنل ایگزیکٹو کے ساتھ طویل میٹنگ میں داعی الی اللہ کے موضوع پر بات چیت کی اور قائدین و ایگزیکٹو کے ممبران کو تبلیغ

Ahmadiyya Movement In Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے انتالیسویں۳۹ سالانہ کنونشن کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا

احباب جماعت کے نام[1] خصوصی پیغام

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له · بسم الله الرحمن الرحيم · نحمده ونصلي على رسوله الكريم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

25.5.1987
1366 ہش

پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ ۲۶-۲۷-۲۸ جون ۱۹۸۷ء کو اپنا ۳۹واں سالانہ کنونشن منعقد کر رہی ہے۔

اس امر سے بہت خوشی ہوتی ہے کہ امریکہ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض پہلوؤں سے بڑی ترقی کر رہی ہے۔ مساجد اور مراکز کا قیام اور ایک طبقہ کی مالی قربانی میں نمایاں اضافہ، یہ سارے خوشکن پہلو ہیں۔ جماعت کے ساتھ احباب کی دلچسپی بھی بڑھ رہی ہے۔ بہت سے نوجوان جو پہلے کھوئے ہوئے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً قریب آ رہے ہیں خصوصاً نیویارک کے حلقہ میں جماعت سے تعلق اور مشن کے لئے وقت دینا اور جماعتی امور میں دلچسپی لینا مثالی ہے۔ اللہ کرے ہر جگہ اس قسم کے نمونے قائم ہوں بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی سچی لگن پیدا ہو جائے۔ یہ تو خوشکن پہلو ہیں ان پر جتنا بھی خدا کا شکر کیا جائے کم ہے۔

مالی قربانیوں میں جہاں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے اس کی برکت سے مالی قربانی کرنے والوں کے اعمال میں اور ان کی روحانی حالت میں اور دین سے بالعموم ان کے تعلق میں بھی غیر معمولی برکت پڑی ہے۔ مالی قربانی کا یہ فائدہ سب سے زیادہ خوشکن ہے۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ تزکیہ اموال ہی نہیں، تزکیہ اعمال بھی کرتی ہے۔ قرآن کریم کا یہ وعدہ اللہ کے فضل سے بڑی شان کے ساتھ تمام مالی قربانی کرنے والوں کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔

لیکن کچھ قابل فکر پہلو ہیں وہ بھی آپ کے سامنے آتے رہنے چاہئیں ورنہ خوش فہمیوں میں مبتلا رہیں گے اور کمزوریاں دور کرنے کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔

ابھی تک میرے اندازے کے مطابق جماعت امریکہ کی اکثریت ایسی ہے جو مالی قربانی کے ادنیٰ تقاضوں پر بھی پورا نہیں اترتی۔ باشرح چندہ، مالی قربانی کی طرف پہلا قدم ہے جس کے بعد قربانی کا آئندہ سفر شروع ہوتا ہے ابھی تک اکثریت کے متعلق اطمینان سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تقویٰ کے ساتھ مالی قربانی کا یہ پہلا قدم اٹھا چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو شخص مشکلات میں تنگی محسوس کرتے ہوئے محض اللہ کی خاطر اپنے عزیز مال سے جدا ہوتا ہے اس کو صرف اعمال ہی میں برکت نہیں ملتی بلکہ سب سے بڑھ کر رضائے باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے اور جسے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے اس نے سب کچھ پا لیا۔

پس ایک کثیر حصہ کا اس سے محروم رہ جانا کوئی معمولی نقصان نہیں ہے پتہ نہیں لوگ کیوں خدا کو خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ واپس کرنے سے ڈرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے گزارے نہیں چلیں گے۔ خدا پر یہ بدظنی ان کو دنیا اور دین میں ہر لحاظ سے مہنگی پڑتی ہے لیکن وہ نہیں سمجھتے۔

پس ایک پہلو تو یہ ہے جو فکر کے لائق ہے۔ بار بار نصیحت کے ذریعہ ایک دوسرے کو سمجھائیں۔ بار بار یاد دہانی کروائیں۔ گزشتہ خطبوں سے اس موضوع پر اقتباسات نکال کر انہیں امریکن انگریزی میں ریکارڈ کروا کر اور ۔۔۔ کر کے اس طرح پیش کیا جا سکتا ہے کہ نئے امریکن اور پرانے امریکن بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

دوسرا پہلو نئی نسلوں کی تربیت کا اور ان کو زہریلی فضا سے بچانے کا ہے۔ افسوس ہے کہ اس میں بھی ابھی بہت خلا موجود ہے۔ جدید طرز کا اعلیٰ معیار کا تربیتی لٹریچر بچوں کے لئے پیدا کرنا۔ نوجوانوں کو خدام الاحمدیہ اور دیگر ذرائع سے منظم کر کے خدمت دین کی دلچسپیاں ان میں پیدا کرنے کے ذرائع اختیار کرنا، ہر ایک کے سپرد کچھ نہ کچھ ایسی ذمہ داری کر دینا جس سے اس کو محسوس ہو کہ اس کا وقت اب پہلے سے زیادہ مفید کاموں پہ خرچ ہو رہا ہے تا یہ احساس اس کی زندگی کو بامقصد اور معنی خیز بنا دے۔ یہ امور اور دیگر بہت سے تربیتی امور ایسے ہیں جو ایک دو نصیحتوں سے حل ہونے والے نہیں۔ روحانی بیماریاں بھی دنیاوی بیماریوں کی طرح زندگی کا روگ ہوتی ہیں۔ باشعور اور باہمت قومیں مسلسل بیماریوں کے خلاف جدوجہد کرتی ہیں اور بے وقوف اور سہل انگار قومیں تھوڑی تھوڑی کوششوں کے بعد پھر غافل ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ بیماریاں ان پر غلبہ پا جاتی ہیں۔ آپ تو باشعور اور زندہ قوموں کی صف اول میں ہیں۔ اپنے شایان شان طریق اختیار کریں اور اپنے نوجوانوں ہی کی نہیں بلکہ بڑوں کی تربیت کی طرف بھی مسلسل توجہ دیں۔ ابھی بڑے خلا باقی ہیں۔ جب بھی نماز کی طرف توجہ دلائی جائے تو کچھ دیر کے لئے معیار بڑھ جاتا ہے۔ اگر مسلسل نصیحت کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ استقلال پیدا ہو جائے گا پس عبادتوں کے معیار بلند کریں اور اسے ہمیشہ بلند رکھنے کے لئے کوشش کرتے رہیں۔

جماعت میں ایک بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی ہے جن سے کوئی خدمت نہیں لی جا رہی، WASTE LAND کی طرح یہ نوجوان جماعتی خدمات سے محرومی کے نتیجہ میں فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب بن رہے ہیں۔ پس ایسے پروگرام بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی سعادت ملتی رہے۔ یہ تربیت کا ایک نہایت مفید ذریعہ ہے امریکہ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی پہلوؤں سے بہت ترقی کرنے والی ہے

---

[1] حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ خصوصی پیغام محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے کنونشن منعقدہ بمقام یونیورسٹی آف میری لینڈ بالٹیمور کیمپس کے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

جمعۃ الوداع کے دن سارے عالمِ اسلام کے لئے خصوصی دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے

جھوٹ کے خاتمہ، سچائی کے قیام، عام اخلاقِ حسنہ کی ترویج اور لین دین کے معاملات کو درست کرنے کے لئے

جہاد کی خصوصی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ۲۲ مئی ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

جمعۃ الوداع کی برکات اور اتحاد المسلمین کیلئے دعاؤں کی تحریک

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج سارا عالم اسلام جمعۃ الوداع ادا کر رہا ہے اور آج تمام مساجد عبادت کرنے والوں سے بھر گئی ہیں اور لوگ ملبے سے باہر بھی عبادت کے لئے اکٹھے ہیں۔ فرمایا کہ عبادت کرنے والوں کی کثرت ایک برکت اور نصرت پیدا کرتی ہے اس لئے اگر سارا عالم اسلام اس جمعہ کے دن خواہ اُن میں سے بہت سے ایک ہی دن اکٹھے ہونے والے ہوں، اکٹھا ہو جائے اور تقویٰ اور عالم اسلام کیلئے اچھی نیکیوں کی دعا مانگے اور بدیوں سے پرہیز کی دعا مانگے تو مجھے یقین ہے کہ اس جمعہ کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ مقبول ہونگی اور عالم اسلام کیلئے اللہ تعالیٰ کی نئی رحمتیں اور برکتیں نازل ہونگی اور اُن کے کئی مصائب دور ہوں گے۔

فرمایا کہ بدقسمتی سے علماء نیکی کے معاملہ میں بھی اتفاق نہیں رکھتے اور ایسے متعدد مواقع پر بھی خدا تعالیٰ سے اتحاد مانگنے کی بجائے افتراق کی تعلیم دینے والے موجود ہیں اور اس لحاظ سے جتنا بڑا اجتماع ہوگا وہ نحوست کا موجب بن جاتا ہے اور اللہ سے برکتیں حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے غضب کو مانگنے والا بن جاتا ہے اسلئے جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہمیں اس خصوصی جمعہ کے دن زیادہ تر توجہ ایسی دعاؤں کی طرف دینی چاہیئے جنکا تعلق سارے عالم اسلام سے ہو اور وقتی طور پر اپنے دکھ بھول کر من حیث الجماعت اسلام کے دکھ پیشِ نظر رکھ کر ان کے لئے خصوصیت سے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کی تکالیف کو ٹال دے۔ فرمایا کہ عالم اسلام کے دکھوں سے مراد ہر اُس شخص کے دکھ مراد ہیں جو آنحضرت صلعم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ حضور نے عالم اسلام کے دکھوں کا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا اور بتایا کہ سب سے بڑے دکھ روحانی دکھ ہیں اور اسلام سے منسوب ہونے والوں کا معاشرہ ظلم اور بدی کی طرف دوڑتا چلا جا رہا ہے اور حالات بہت بھیانک ہوتے جا رہے ہیں۔ کیفیت دن بدن بگڑتی چلی جا رہی ہے اور حکومتیں بھی جو ظاہری اصلاح کی تحریک چلا رہی ہیں اور عالم اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہیں ان کا مقصد بھی اپنا اثر و نفوذ قائم کرنا ہے۔ فرمایا کہ جب تک علماء اسلام مسلمانوں کے رنگ و پے میں وابستہ نہ ہو جائے اسوقت تک فی الحقیقت اسلام کیلئے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

منشیات کے مرض سے شدید خطرہ

حضور نے DRUGS کی مرض جو مغربی ممالک میں کثرت سے پائی جاتی ہے اسکا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا اور بتایا کہ عالم اسلام کے لئے بہت بڑے خطرے کو یہ شدید خطرہ درپیش ہے اور بہت سے حصے اس مرض سے عملاً دوچار ہو چکا ہے سفاکی اور ظلم ویسے ہی پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ بظاہر ایک ملک اسلامی بن گیا ہے نعرے اسلامی ہو گئے ہیں۔ اُن کے ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات مسلمان ہو گئے ہیں لیکن اگر آپ واقعتہً دیکھیں تو بد دیانتی اور ظلم دن بدن حدود سے تجاوز کرتے چلے جا رہے ہیں اور بہت ہی ہولناک صورتحال پیدا ہو گئی ہے کہ بعض اوقات دعا کرنیوالوں کی دعائیں بھی ایسے ظالموں کے حق میں مقبول نہیں ہوتیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دعائیں دعا کرنے والوں کے حق میں ضرور مقبول ہوتی ہیں اور اُسکے لئے اعمار بن جاتی ہیں اسلئے جماعت احمدیہ کے افراد اگر ظالموں کیلئے دعائیں کرینگے تو وہ دعائیں اُن کیلئے لوٹ آئیں گی اور یہی دعا کا فلسفہ ہے کہ ظالموں کیلئے دعائیں کرنے والے خود اُن دعاؤں کے ذریعے بچ جاتے ہیں اور اُنکے مراتب بلند ہوتے ہیں اور خدا کا قرب پہلے سے بڑھ کر اُنہیں نصیب ہونے لگ جاتا ہے۔ اسلئے جماعت احمدیہ کو دعائیں کرنی چاہیئیں کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت میں نیکی ہے اور بڑی بھاری تعداد مسلمان عوام الناس کی ایسی ہے جو نہایت بدامن مستبد ملکوں میں رہنے کے باوجود بھی نیکی سے پیار ضرور رکھتے ہیں۔ ان کے دل میں تمنا ہے کہ نیک ہوں تو ایسے سب لوگ جماعت احمدیہ کی دعاؤں سے فیض پائیں گے اور بڑی کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی دعائیں عالم اسلام کے حق میں قبول ہونگی اور مختلف رنگوں میں قبول ہونگی۔ فرمایا کہ بد سے بد انسان کیلئے بھی دعا کرنا ہمارا فرض ہے اور اس دعا کیلئے ہمدردی ہونا ضروری ہے اور اسی پہلو کو مدِنظر رکھنا چاہیئے کیونکہ جب تک دعا میں روح نہیں ہوگی وہ دعا بے حقیقت ہے۔ ہر مقبول دعا کیلئے روح کا ہونا ضروری ہے اور روح کیلئے نیک اعمال کا ہونا بھی ضروری ہے۔

دعا کی قبولیت کے لئے اعمالِ صالحہ کی ضرورت

فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے لئے اعمالِ صالحہ کا ہونا بڑا ضروری ہے لیکن آج اس وقت تو یہ ممکن نہیں کہ آپ اپنی نیکیوں کو بڑھالیں اور اپنی بدیوں کو دور کر دیں۔ اسلئے آج ہم کیا کریں؟ یہ سوال ہے جسکا جواب میں دیتا ہوں کہ ایک چیز ہے جو آپ کر

سکتے ہیں۔ فرمایا کہ لیکن اپنے لئے دعا کرتے ہوئے خدا کے حضور یہ نذر پیش کر دیں کہ میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں اپنی برائیاں ضرور دور کر دوں گا اور یہ یہ نیکی حاصل کروں گا پھر خدا تعالیٰ اس عہد کے بعد آپ کے ساتھ غیر معمولی زیادہ شفقت اور رحمت کا سلوک فرمائیگا اور وہ نیکیاں جو آپ نے اس کی ہیں، اُنکی ابھی سے جزا دینی شروع کر دیگا اسلیئے اگر آج ہر کوئی شخص کسی جگہ یہ فیصلہ کرے کہ اے اللہ! آج کے دن میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ میں کمزور ہوں تو مجھے طاقت بخش کہ میں اس فیصلہ پر قائم رہوں۔ میری نیت اچھی ہے اسلیئے میری دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دے۔

حضور نے دعاؤں کی قبولیت کا اعمال صالحہ سے تعلق، قرآن کریم کی روشنی میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے، اعمال صالحہ بالخصوص کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض ایسے اعمال ہیں جنہیں کوشش کے ساتھ حاصل کرنا چاہیئے اور بعض ایسے ہیں کہ جنہیں کوشش کے ساتھ ترک کرنا چاہیئے۔ اسکے نتیجے میں دو قسم کی قوتیں حاصل ہونگی۔ ایک دعا کی قوت اور دوسرے اپنی بات میں وزن پیدا ہوگا جسکا اور معاشرہ کی اصلاح کیلئے جو بات کا وزن ضروری ہے وہ نصیب ہوگا ورنہ اُنکی باتیں بے کار جائیں گی

جھوٹ کے خلاف جہاد کریں

حضور نے ایک بڑی جھوٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا جھوٹ سے دور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہے اس کی ہر قسم سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ہر بدی اور ہر گناہ کی جڑ جو جھوٹ کے اندر داخل ہے اور جھوٹے کی دعا مقبول نہیں ہوتی۔ جھوٹ کے اندر اتنی تاریکی ہے کہ قرآن کریم نے سب سے زیادہ مردود برائی جھوٹ کو قرار دیا ہے اور جھوٹ کی حامل قومیں مٹ جایا کرتی ہیں پس اس لیئے جھوٹ سے پرہیز انتہائی ضروری ہے اور کسی قیمت پر بھی اسے برداشت نہ کرنا چاہیئے۔ جھوٹ سنکر آپکے اعصاب ٹوٹنے لگ جائیں۔ فرمایا کہ جھوٹ کے خلاف جہاد کریں اور اسکی بیخ کنی کریں۔ فرمایا کہ یہ جہاد گھروں سے شروع ہوگا۔ گھروں کو اصلاح کا آخری UNIT بنائیں اور ہر احمدی جس تک میری آواز پہنچے اُسکو جھوٹ کے خلاف علم جہاد بلند کر دینا چاہیئے اور خاص طور پر جو بچے میری آواز سنیں گے وہ یہ فیصلہ کر لیں کہ نہ ہم نے جھوٹ بولنا ہے اور نہ اپنے ماں باپ کو جھوٹ بولنے دینا ہے۔ کیونکہ جو نصیحت بچوں کی طرف سے آتی ہے وہ چرکے لگا کر بھی اثر پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح بہنیں، بھائی، خاوند اور بیویاں بھی جھوٹ کو ایک دوسرے سے دور کریں۔ فرمایا کہ جھوٹ کے خلاف جہاد آپکی بات میں ایک خاص وزن پیدا کرے گا اور آپکی دعاؤں کو بھی رفعت نصیب ہوگی اور آپکے کلام کی تاثیر کو بھی رفعت نصیب ہوگی

سچائی کے بلند تر معیار تلاش کریں

حضور نے سچائی کے متعلق فرمایا کہ سچائی صرف جھوٹ نہ بولنے کا نام نہیں بلکہ اسکے اندر بہت لطیف مضامین داخل ہیں۔ بہت ہی وسیع معانی ہیں۔ کیونکہ زندگی میں بعض ادوار ایسے آتے ہیں کہ انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں سچائی کی طاقت پیدا نہیں ہوئی۔ اسلیئے یہ بہت وسیع سفر ہے اور یہ کچھ ہونا کافی نہیں کہ جھوٹ مت بولو۔ سچائی کا ایک مثبت مضمون ہے۔ اسکے لیئے بھی دعائیں کریں تو رفتہ رفتہ سچائی کی گہرائی نصیب ہونا شروع ہو جائیگی۔ اس لیئے سچائی کے بلند تر معیار تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

عام اخلاقِ حسنہ اختیار کریں

حضور نے فرمایا کہ ان دو بنیادی چیزوں کے علاوہ عام اخلاقِ حسنہ کا پایا جانا بھی ضروری ہے اور ان کا سفر بھی گھروں سے شروع ہونا چاہیئے کیونکہ اکثر لوگوں کے اخلاق بگاڑنے والے اُن کے والدین ہیں فرمایا کہ بداخلاقی بہت ہی بڑا گناہ بن جاتی ہے کیونکہ بداخلاق والے لوگوں کے متعلق حسنہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور وہ اس لیئے نہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حسن حسنہ کی جزا دی ہے اسکا بدخلقی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ فرمایا کہ رمضان شریف اس معاملہ میں ہمارا بہت ممد ہے کہ بدخلقی کے جرائم اس دور میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اس لیئے اس سے بہت اچھا وقت اور موقع ہے کہ اعلیٰ اخلاق پر زور دیں اور بدخلقی اور بدزبانی کی عادات کے خلاف ایک جہاد شروع کر دیں۔

لین دین کے معاملات درست کریں

فرمایا کہ اپنے گھروں کو جنت بنانا سیکھیں اگر آپ جھوٹ کا قلع قمع کر دیں۔ اگر پاکیزہ سچائی کی عادت ڈالیں جو ہر مرحلے سے گزر کر زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اگر آپ اعلیٰ اخلاق پیدا کریں نیز لین دین کو درست کریں جسکا آغاز گھروں کی بجائے باہر سے شروع ہوگا۔ سارے نظام جماعت کی ہر شاخ کو اسکے خلاف جہاد کرنا چاہیئے اور لین دین کے معاملے میں قرآن کریم نے جو کتابت کا حکم دیا ہے، اس کے ہر پہلو کو پورا کرنا چاہیئے۔ حضور نے اسکے سب پہلوؤں کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور بتایا کہ لین دین کے معاملہ میں اگر گندگی ہو تو نہ جھوٹ سے نجات مل سکتی ہے نہ سچائی آ سکتی اور نہ اخلاق حسنہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ صرف ریاکاری حاصل ہو سکتی ہے۔

فرمایا کہ یہ سارے گندگی کے پہلو لیکر ہم اگلی صدی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر داخل ہوں گے تو پھر اگلی صدی سے خیر کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ پھر تو ہم سے خیر کی توقع نہیں رکھ سکتیں۔ اسلیئے اس جہاد میں مصروف ہو جائیں اور جب آپ اس جہاد میں مصروف ہونگے تو تضاد کی عجیب کیفیت پیدا ہوگی کہ ایک طرف تو غیر مسلم کہنے والے دن بدن اسلامی قدروں سے محروم ہوتے جا رہے ہیں اور آپ کو جنہیں غیر مسلم کہا جا رہا ہے دن بدن اسلام کا ایک خالص نمونہ بن کر دنیا کے سامنے ابھر رہے ہونگے۔ خدا اس طرح دیکھیگا ان دونوں قسم کے لوگوں کو اور بالآخر دنیا کے ضمیر کے اندر جو حصہ نے سچائی کو پیوستہ کر دی ہے۔ اس سچائی کا کیا فیصلہ ہوگا۔ یہ دو چیزیں جب اکٹھی ہو گئیں تو پھر وہ عظیم انقلاب پیدا ہوگا، آپکی فتح اور غلبہ کا، جسے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ لیکن آج اس جمعہ میں ان باتوں پر عمل کر سکا پورا وقت تو نہیں ہے لیکن نیتوں اور فیصلوں کا وقت ضرور ہے اور جن تک یہ بات بعد میں بھی پہنچے خدا کرے کہ ان کیلئے وہ وقت جمعۃ الوداع کی برکتوں کا وقت بن جائے۔ وہ جب یہ پیغام سن رہے ہوں تو ان کے دل میں بھی خدا تعالیٰ نیکی کی مضبوط تحریکیں پیدا کرے اور انہیں توفیق عطا فرمائے۔

آج کے دن ان چار باتوں پر عمل کروانے کا عہد کریں

فرمایا کہ یہ چار باتیں تھیں جو آج میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں آپ عہد کریں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق فرمائے ان پر عمل کریں اور عمل کروائیں

باقی بر صفحہ ۷

مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب شہید کی یاد میں!

گذشتہ دنوں سوہاوہ ضلع جہلم پاکستان میں ہمارے ایک نہایت ہی پیارے
بھائی مکرم شیخ ظہیر احمد کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ ان کے متعلق
ان کے ایک قریبی دوست مکرم شیخ محمد یونس صاحب نے پاکستان سے ایک
مضمون بھجوایا ہے جو شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے

ہمارا دل شیخ ظہیر احمد شہید کے واقعہ پر حزیں ہے اور
آنکھیں پرنم ہیں مگر ہم اسی پر راضی ہیں جس میں کہ ہمارا رب
راضی ہو۔ برادرم ظہیر احمد صاحب شہید اہل تشیع میں سے تھے اور
جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر بہت تیزی سے اپنا سفر طے کرنا شروع
کر دیا۔ اعلیٰ درجہ کے داعی الی اللہ تھے۔ نے
بعد چند ہی مہینوں کے اندر ان کے ذریعے وہاں چار پانچ افراد
مزید احمدی ہوئے اور اس طرح چند ماہ کے عرصہ میں سوہاوہ میں
ایک نئی جماعت قائم ہو گئی اور شہید موصوف پہلے صدر بنے۔
آپ کے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد حیرت انگیز تبدیلی پیدا
ہوئی جبکہ قبل ازیں نماز اور عبادت کے قریب تک جانے کی عادت
نہ تھی بلکہ سوشلزم اور کمیونزم کے متعلق کتب کا مطالعہ کرتے
تھے۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ اس پر خوش نہ تھیں۔ قبول احمدیت کے بعد
پانچ وقت کے باقاعدہ نمازی بن گئے۔ بالشرح چندہ ادا کرتے
ہر روز جو منافع ہوتا اس کا [illegible] حصہ الگ نکال لیتے۔
سلسلہ سے فدائیت کا یہ عالم تھا کہ ہر تحریک میں حصہ لیتے۔
ہر جلسہ اور اجلاس میں باقاعدہ شرکت فرماتے۔

آپ سنہ ۱۹۷۶ء میں ایک خواب کی بناء پر احمدیت کی طرف راغب
ہوئے اور گوجر خان کے شیخ ناصر احمد مرحوم کے ذریعہ احمدیت
قبول کی۔ آپ تین سال تک جماعت کے صدر رہے۔ اسی دوران
سن ۸۴ء میں لائبریری کا قیام ہوا جس کا افتتاح آپ کی صدارت
میں ہوا اور آئندہ کے سہ سالہ انتخابات میں بھی آپ ہی صدر
منتخب ہوئے۔ جماعتی چندوں میں کبھی لیت و لعل نہ کرتے۔ غیر احمدی
مساجد کیلئے بھی خاموشی سے چندہ برائے تعمیر ادا کر دیتے۔ ایک
مسجد کے خطیب نے بتایا کہ مجھے انہوں نے خود مسجد کی تعمیر کیلئے
ایک ہزار روپیہ ادا کیا اور ساتھ ہی یہ بھی گزارش کی کہ
ان کے بارہ میں کسی کو نہ بتایا جائے۔ یہ بات تعزیت کے موقعہ
پر علم میں آئی۔

آپ ایک کرایہ کے مکان میں رہتے تھے اور جونہی آپ احمدی
ہوئے تو مخالفین نے مالک مکان کو کہا کہ یہ کافر ہو گیا ہے
اسلئے مکان سے نکال دیا جائے چنانچہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنا
مکان دیدیا تو مخالفین نے یہ مشہور کر دیا کہ احمدیوں نے اسکو
اسی ہزار روپیہ دیا ہے اور اس رقم سے مکان تعمیر کر لیا ہے
شیخ صاحب جب نئے مکان میں منتقل ہو گئے تو مخالفین دکان
کے پیچھے پڑ گئے کہ اب دکان خالی کرو یا احمدیت سے تائب ہو جاؤ
بلکہ ایک موقعہ پر چار پانچ غیر احمدی افراد ان کے گھر گئے اور کہا

کہ احمدیت چھوڑ دو اور دکان مفت میں رکھو لیکن انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنا
ایمان فروخت نہیں کرتا اور دو سال کے اندر دکان خالی کر دوں گا۔ اس کے
باوجود انہیں قتل کی دھمکی بھی دی اور کہا کہ احمدیت چھوڑ دو ورنہ جان سے
ہاتھ دھونے سے بھی محروم ہو جاؤ گے لیکن انہوں نے اس بات کی بھی ذرہ برابر پرواہ نہ کی
ایک موقع پر ایک مولوی نے درس میں یہ کہا کہ مسلمانو! سوہاوہ میں جو
قادیانیوں کا پودا لگا ہے اسکو شاخ اور جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دو اور اس کام میں
وہ ہمیشہ کوشاں رہے۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد شیخ ظہیر صاحب کے بڑے بھائی شیخ شبیر نے بازار سے
کسی آدمی سے ایک دکان خریدی۔ انہوں نے 75,000 روپے بیعانہ لے لیا اور
کہہ دیا کہ جب تک شیخ ظہیر دکان خالی نہ کرے اس وقت تک ہم رجسٹری نہیں
کروائیں گے چنانچہ اس طریقے سے آپ کے بھائی کے ذریعہ بھی آپ کو احمدیت سے
منحرف کرانے کی کوشش کی گئی حالانکہ اس دکان کا ظہیر صاحب کی دکان سے
دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ اس واقعہ کے بعد شیخ ظہیر صاحب نے یہ فیصلہ بلکہ معاہدہ
کر لیا تھا کہ دو سال کے اندر دکان خالی کر دیں گے لیکن مخالفین کو پھر بھی صبر نہ تھا

گذشتہ برس عید الاضحیٰ کے روز علی الصبح تین چار افراد ان کے پاس گئے
کہ ہمارے ساتھ نماز عید ادا کرو۔ شیخ صاحب موقع کی نزاکت سے ان کے ساتھ چلے گئے
لیکن وضو کرنے کے بہانہ سے وہاں سے کھسک کر گوجر خان پہنچ گئے لیکن نماز سے
لیٹ ہو گئے۔

تین چار ماہ قبل ان کے چھوٹے بھائی خالد کی شادی ہوئی۔ تمام مخالفین ایک
جرگہ کی صورت میں ان کے والد کے پاس گئے کہ ہم سب ولیمہ میں اس وقت تک شامل
نہ ہوں گے جب تک کہ ظہیر کو مسلمان نہ کر لو۔ آپ کے والد بہت تنگ آ گئے اور
ظہیر صاحب سے کہا کہ زیادہ شور نہ کریں اور یہیں منبر پر قائم رہیں۔ تقریباً
دو گھنٹے تک مولوی آپ سے بحث کرتے رہے مگر خدا کے فضل سے آپ کے پائے ثبات
میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔

پھر ایک جعلی خط مخالفین میں سے کسی نے راولپنڈی کے امیر صاحب کے نام لکھا
کہ میں امریکہ سے آیا ہوں اور احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتا
ہوں اسلئے براہ کرم مجھے لٹریچر ارسال کیا جائے۔ اس پر وہاں سے کسی عہدہ دار نے
یہ جواب لکھا کہ سوہاوہ میں مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب سے رابطہ کر کے لٹریچر حاصل کر
لیں۔ یہ جوابی خط S.H.O سوہاوہ کو دکھا دیا گیا اور ساتھ یہ لکھا کہ دیکھیں
یہاں پر قادیانیوں کی تبلیغ کا اڈہ بنا ہوا ہے۔ چنانچہ SHO نے انہیں
بہت دھمکیاں دیں کہ اس سے باز آ جاؤ ورنہ پانچ سال قید اور جرمانہ ہو گا۔
اس گروپ نے آخر دم تک اپنی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ انہیں
احمدیت سے منحرف کر دیں لیکن ہر مقصد پر ناکام و نامراد رہے۔

مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب اکثر مجھے دعا کیلئے درخواست کرتے رہتے تھے
دو ماہ قبل انہوں نے مجھ سے حضور انور کا (لندن کا) ایڈریس لیا اور دعائیہ خط لکھنے کا

اس واقعہ شہادت سے چھ ماہ قبل خاکسار نے ایک خواب دیکھا کہ ہم نے جماعتی سطح پر ایک اجلاس منعقد کیا ہے۔ اجلاس مسجد کی بجائے کسی ہوٹل میں معلوم ہوتا ہے۔ خواب میں شیخ ظہیر صاحب بھی میرے ساتھ بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں میری نظم ختم کر دیں اور آخر کہیں پر کہ آپ نے نظم سنائی تو آپ نے یہ شعر پڑھا ہے

یہ عشق وفا کے کھیت کبھی خون سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

اسکے بعد خواب ختم ہو جاتا ہے۔ میں نے خود بھی کچھ صدقہ دیا اور شیخ صاحب کو بھی صدقہ کیلئے کہا جو انہوں نے دیا۔

کل ہی ایک احمدی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب جو ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں نے بھی ایک خواب سنایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جہلم میں تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں اب راولپنڈی اور اسلام آباد جاؤں گا لیکن سائیکل پر جاؤں گا۔ چنانچہ حضور قافلہ کے ساتھ سائیکل پر سوار ہو کر جاتے ہیں کہ راستے میں جی۔ ٹی روڈ پر سوہاوہ پہنچکر سائیکل کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے جس میں حضور کی ایک ٹانگ Fracture ہو جاتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے بچ گئے ہیں۔

شہادت کے موقع پر اُن کے والدین نے مصلحتاً احمدیوں کو سوہاوہ میں آنے کی اجازت نہ دی لیکن راولپنڈی اور جہلم سے کچھ افراد پہنچ گئے۔ احمدیوں کو انہوں نے نماز جنازہ نہ پڑھنے دی۔ اس لئے گوجرخان میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

بقول اُن کے بھائی کے سوہاوہ میں پندرہ سو افراد جنازہ میں شریک ہوئے حالانکہ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور باوجود موسم کی خرابی کے لوگ کثرت سے جنازہ میں شامل ہوئے۔

تین چار روز بعد جب میں اُنکے والد محترم اور بھائیوں سے اظہار تعزیت کرنے گیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم ظہیر کو غلط کہتے تھے لیکن اب معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سچائی پر تھا اور ہم غلط تھے۔ خاکسار نے شیخ ظہیر مرحوم کی قبر پر دعا کی اور اُن کے ایک بھائی سے قبر پر کتبہ لگوانے کی بھی درخواست کی اور انہوں نے وعدہ کیا کہ ضرور لگوائیں گے۔

بعد ازاں جب میں اُن کے مکان پر گیا تو گھر سے سامان وغیرہ نکال دیا گیا تھا اور مکان میں ابھی تک خون ہی خون تھا۔ خصوصاً دیواروں پر بے شمار دھبے تھے۔ خون کے زیادہ بہہ جانے سے انہیں بے ہوشی ہو گئی تھی اور اسی عالم میں وہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اس Case کی کم و بیش دس ایسی کڑیاں ہیں کہ پولیس اگر ذرا سی بھی کوشش کرتی تو سارا معاملہ سامنے آ جاتا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور معاملہ کو مزید الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس واقعہ کے سات آٹھ روز بعد ربوہ سے مکرم محمد اسمٰعیل منیر صاحب اور مکرم منیر الدین احمد صاحب انصار اللہ کے دورہ پر تشریف لائے تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم شہید مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ گوجرخان سے خاکسار، خواجہ محمد اسلم صاحب، خواجہ حبیب اللہ صاحب اُن کے ہمراہ سوہاوہ گئے اور وہاں دعا کی اور اظہار افسوس کیا۔ شیخ ظہیر احمد صاحب کی ایک بچی جو تقریباً پانچ سال کی ہے بہت پیاری بچی ہے۔ مجھے وہ کچھ پہچانتی بھی ہے۔ میں نے اُسے اپنی گود میں بٹھایا اور پیار کیا۔ بظاہر وہ خوش نظر آتی تھی لیکن اُسکا چہرہ بہت اُترا ہوا تھا۔ شیخ صاحب کو بھی اس بچی سے بہت پیار تھا اور بچپن سے اسے نماز کا سبق دیتے تھے۔

اسلام آباد کے ایک دوست جو ریٹائرڈ S.P ہیں اس واقعہ میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔

ابھی تین روز قبل دعاؤں کے نتیجہ میں خاکسار نے خواب میں اپنے آپ کو اسلام آباد یا راولپنڈی میں شیخ ظہیر احمد صاحب شہید کے بارہ میں تقریر کرتے ہوئے پایا۔ جب اختتام پر پہنچتا ہوں تو کہتا ہوں کہ میری تقریر کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ "شیخ صاحب خالد تھے"۔ مجھے ایک دوست پوچھتے ہیں کہ خالد کا مطلب تو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں ایسا ہی ہے اور خواب ختم ہو گیا۔

پھر ایک اور خواب دیکھی کہ مسجد میں خطبہ جمعہ ہو رہا ہے اور شیخ صاحب بھی خطبہ سننے کی غرض سے آ کر ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ بہت خوبصورت لباس زیب تن ہے۔

اپنے مضمون کے آخر میں شیخ ظہیر احمد شہید کے ساتھ آخری ملاقات کا حال بیان کرتا ہوں۔ مورخہ 20 مارچ ۱۹۸۷ء یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں اجلاس کا پروگرام بنایا گیا۔ اس میں شیخ صاحب کی تقریر تھی اور موضوع تھا "خلافت کی برکات اور خلیفہ خدا بناتا ہے۔" عین وقت پر شیخ صاحب تشریف لے آئے۔ یہ جلسہ جمعہ کے بعد شروع ہوا۔ تقریر کا آغاز شیخ صاحب نے اسطرح کیا کہ احمدیت کا ایک چھوٹا سا طفل جب تلاوت کر رہا تھا تو میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ ایک لڑکا کس خوش الحانی سے قرآن کریم سنا رہا ہے۔ ان بچوں کو تو پاکستان میں کافر بنا دیا گیا ہے اور جو مسلمان کہلاتے ہیں وہ اسوقت یا تو کرکٹ کھیل رہے ہیں یا تماشائی ہیں۔ کرکٹ کی وجہ سے نماز جمعہ ادا کرنے بھی نہیں گئے۔ یہ بیان کرنے کے بعد انہوں نے برکات خلافت اور خلیفہ خدا بناتا ہے کے موضوع پر نہایت دلکش تقریر کی لیکن یہ تقریر آپ کی احمدیت کے پیغام پر آخری تقریر ثابت ہوئی کیونکہ اس کے چار روز بعد آپ کی شہادت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی شہادت کو قبول فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اُن کی اہلیہ، معصوم اور یتیم بچیوں کا محافظ اور نگران ہو۔ آمین۔

تقریب رخصتانہ

۴ جولائی ۱۹۸۷ء کو عزیزم عارف نسیم صاحب ابن مرحوم محمد عبداللطیف صاحب آف نیو ہیون کونیکٹیکٹ اور عزیزہ مینو کوثر قریشی بنت قریشی مقبول احمد کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج بھی شریک ہوئے اور ۵ جولائی کو مسجد فضل میں تقریب ولیمہ منعقد ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ بعض غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے۔ احباب اس رشتہ کی کامیابی کیلئے دعا کریں

بقیہ صفحہ ۴

بلکہ عمل کروانے کیلئے ایک دھن لگا لیں۔

مساجد سے محروم مظلوم احمدیوں کے لئے دعاؤں کی خصوصی تحریک

آخر پر حضور نے فرمایا کہ وہ مظلوم احمدی جو مساجد سے محروم کر دیئے گئے ہیں ان کا بھی دل چاہتا ہے کہ عبادتوں کے لئے اکٹھے ہوں جہاں تک ان کا اور ان کی عبادتوں کا تعلق ہے اس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کی طرف سے پیغام دیتا ہوں کہ تمہارے لئے خدا نے زمین کا چپّہ چپہ مسجد بنا دیا ہے۔ بالکل فکر اور غم نہ کرو۔ تمہاری عبادتیں پہلے سے زیادہ مقبول ہو رہی ہیں اور ظالموں کی عبادتیں مردود ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ ان مظلوموں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ اکٹھا کرے اور ظالموں کیلئے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بدنصیبی کی حالت میں انہیں موت نہ دے۔

بقیہ صفحہ اول

میں تیزی اور جوش پیدا کرنے کی تلقین کی۔ کنونشن کے اختتام کے بعد واپس جاکر احباب نے گھروں سے بھی حمد الٰہی کے ساتھ بار بار جلسہ کی غیر معمولی کامیابی پر مبارکباد دی۔ الحمد للہ۔

بقیہ، پیغام از صفحہ ۲

پاکستانی اور غیر پاکستانی ہر امریکن احمدی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی زندگی کے آثار نظر آ رہے ہیں لیکن ابھی بہت POTENTIAL باقی ہے اس سے استفادہ کر کے اپنی طاقت بڑھائیں۔ جماعت امریکہ میں جہاں بہت سی خوبیاں ہیں وہاں ایک نہایت قابلِ افسوس کمزوری بھی ہے کہ یہ جماعت اکثر دیگر ممالک کے مقابل پر تبلیغ کے معاملہ میں پیچھے ہے۔ بس اس وقت دنیا میں جہاں سب سے زیادہ تبلیغ کی ضرورت ہے وہاں سب سے زیادہ سستی پائی جاتی ہے۔ وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت یا مبلغین کا دوسروں تک کتابیں پہنچا دینا ہرگز کافی نہیں۔ میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ دعوت الی اللہ کا کام فی الحقیقت انفرادی ہے۔ جب تک احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس میں دلچسپی لے کر اپنے گرد و پیش کے ماحول کو اسلام میں داخل نہ کرنا شروع کریں اس وقت تک بات نہیں بنے گی۔ اللہ آپ کو ہمت دے مدد آپ کی استطاعت بڑھائے۔ ان سب امور کی طرف توجہ کریں اور دعا اور تعلق باللہ پر زور دیں کہ سارے کام اسی سے بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع

محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے نام

دو خطوط

۱۔ مکرمی امیر صاحب! السلام علیکم، جلسہ سے واپسی کے بعد عہد کیا ہے کہ انشاء اللہ میں جماعت کو حسب توفیق چندہ ہر ماہ ارسال کروں گا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے، طالب علم خادم کی شرح ۱٪ ہر ماہ ہے۔ اس حساب سے آپ کو جون اور جولائی کے بارہ ڈالر بھجوا رہا ہوں۔ ۔۔۔۔۔

۲۔ جلسہ سالانہ واشنگٹن کے موقعہ پر آپ کی تحریک کے پیش نظر میں ایک چیک مبلغ ‎$250/-‎ ارسال کر رہا ہوں۔ یہ میرے والدین ۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ایک سیٹ کسی لائبریری میں رکھوانے کیلئے ہے۔ امید ہے آپ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائیں گے۔ میرے والدین کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو قبر کے عذاب سے بچائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے نیک کاموں کی ہمیں تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۔۔۔۔۔

لعلِ بے بدل

(منقول از ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۴۶۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا — آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل — کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

مورخہ ۱۸ مئی ۸۷ء کو مکرمہ نسیمہ خاتون اہلیہ قریشی مقبول احمد صاحب کچھ عرصہ کینسر سے بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
۱۹ مئی کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج نے نماز جنازہ پڑھائی احباب جماعت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲)

مکرم صوفی غلام اللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ہیوسٹن TX کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعودؑ مورخہ یکم جون ۱۹۸۷ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر (مسیح موعودؑ)

(کلیم احمد صدر جماعت احمدیہ ہیوسٹن TX)